لہو کے شرر

چالیس سال سے یہ آزاد نظم اپنے لفظوں کی گہرائی اور معنویت کی حقیقت کے ساتھ ذہن میں سمائی ہوئی ہے جو کہ استاد محترم جاذب قریشی کی ہے

اے نئی زندگی
ہم میں سے ہر کوئی
ریت کا اک شجر ہے
جس کو طاقت زدہ آندھیوں نے
ایک بگولے کی صورت
جنوں خیز صحراؤں میں بو دیا ہے
اور ہم میں
گلابوں کی خوشبو کے بدلے
خود اپنے لہو کے شرر اگ رہے ہیں

کراچی میرے پاک وطن کا عظیم شہر، میرا شہر، سب کا شہر سب یہی کہتے ہیں وہ سب کا شہر ہے منی پاکستان ہے۔ وہ پاکستان کی معاشی شہ رگ ہے ثقافتوں، روایتوں، تہذیبوں کا سنگم ہے روشنیوں کا شہر ہے۔ سب کے دکھ بانٹتا ہے مگر کراچی آگ سے جل رہا ہے۔، خون میں ڈوب رہا ہے انسان روز مارے جا رہے ہیں۔ املاک روز تباہ کی جا رہی ہیں۔ تازہ ترین واقعہ ایک فیکٹری پر حملہ ہے جہاں کے ملازمین کی متعدد موٹر سائیکلوں کو منظّم حملہ کرنے والوں نے توڑ دیا اور آگ لگا کر جلا دیا۔

سیاسی جماعتیں مرنے والوں کو اپنا کارکن قرار دیتی ہیں۔ افسوس کا اظہار کرتی ہیں کچھ نمائندے مرنے والوں کے گھروں پر جاتے ہیں اظہار تعزیت کرتے ہیں اور بس۔ اسی طرح جن کا مالی نقصان ہوتا ہے رکشہ، اسکوٹر، موٹر سائیکل، منی بس، دوکان، مکان، کاروبار یا دیگر کسی املاک کو توڑ دیا جائے یا جلا دیا جائے سو بس افسوس کے دو لفظ اور پھر وہی کھیل۔

کراچی میں ایوب خان کے دور حکومت سے جاری کھیل آج تک جاری ہے حکومت چاہے کسی کی ہو کراچی کے شہری اپنے خون اور املاک کی تباہ کاریوں سے حکومتوں کو خراج دیتے رہتے ہیں خوف کا یہ عالم ہے کہ معمولات زندگی کو انجام دینا محال ہوتا جا رہا ہے دہشت گرد بازاروں محلوں میں ہر جگہ دندناتے پھر رہے ہیں اور تحفظاتی اداروں کے افراد خاموش تماشائی بنے کھڑے رہتے ہیں یا اپنی جان بچاتے ہیں۔ بابائے امن رحمٰن ملک اور نعرہ مٹی پاؤ کے چوہدری شجاعت اور خواب دیکھنے والے منظور وسان ایک بار پھر متحرک ہو گئے ہیں کہ کسی طرح مسئلہ ٹل جائے۔

تلاشی، آپریشن اور چھاپوں کا اتنا شور کر دیا ہے کہ مجرم کہیں سے کہیں نکل گئے اب پکڑا وہ جائے گا جس کے گھر سے سبزی کاٹنے کی چھری برآمد ہو گی یا ناخن کاٹنے کا نیل کٹر میں چاقو برآمد ہو گا۔ ایک میگا سٹی میں جس کا سابق ناظم مصطفٰے کمال دنیا کے بہترین میئروں میں جگہ پاتا ہے جس نے رات دن محنت کر کے شہر کی ترقی کو درجہ کمال پر پہنچایا تھا کیا اب وہ شہر بربادی کے راستے پر چل پڑا ہے۔

دنیا بھر کی مقتدرہ اور ساری دنیا میں موجود پاکستانیوں کی نظریں اس شہر پر جمی ہوئی ہیں کسی خیر کی خبر یا کسی امن کی امید کی راہ سب کو سکون بخشے گی۔ آخر میں کراچی اور پاکستان کے تمام صاحبان اقتدار کے نام کہ خدارا اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے انسانی جانوں سے نہ کھیلو اگر آپریشن اس مسئلے کا حل ہے تو کراچی کے نمائندوں کو اعتماد میں لیکر شروع کرو۔ مگر اس کھیل کو اب بند کرو حالات کی سنگینی نے متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ عوام کو راشن پانی جمع کرنے کیلئے کہیں اگر الطاف حسین کے خدشات درست ثابت ہوئے تو خدا خیر کرے کوئی انہونی نہ ہو جائے اپنے اس کالم کے ذریعہ میں متحدہ قوم موومنٹ پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی کے تمام نمائندوں سے اپیل کروں گا کہ وہ ایک جگہ بیٹھ کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جو دیرپا اور قائم رہنے والا ہو۔ یہ آزادی کا مہینہ ہے رمضان کا مہینہ ہے ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیے پاکستان کی سلامیت اور تحفظ ہمارا ایمان ہونا چاہیے اس کی بقا میں ہم سب کی بقا ہے۔